اب ذرا کچھ کرم فرمائیاں اپنوں کی بھی ملاحظہ فرمائیے۔

انڈونیشیا جو بہت بڑی آبادی کا مسلم ملک ہونے کے لحاظ سے امیدوں کا مرکز رہا ہے آجکل نہایت بری طرح سے یورپی ثقافت و معاشرت (نیم عریانی تک) اور عیسائیت کے حملوں کی شدید زد میں ہے۔

اس خرابیٔ احوال کا راز یہ ہے کہ ایک تو سوہارتو صاحب کی بیوی (FIRST LADY OF THE STATE) عیسائی ہے اور دوسری طرف انڈونیشیا کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل مُردانی بھی عیسائی ہیں۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ کئی سینئر مسلمان جرنیلوں کا حق مار کر ان کو کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ سوہارتو نہ تو بیوی سے بگاڑ سکتے ہیں۔ نہ مسلم افواج کے سربراہ سے معاملات خراب کر کے اپنے اقتدار اور زندگی کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ جنرل مردانی کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ فوج اور سول میں زیادہ سے زیادہ نفری جاوا کی عیسائی آبادی سے لے رہا ہے ادھر مغرب اپنی ایڈ سے اور مشنری ادارے اپنی مالی، تعلیمی اور معالجاتی خدمات سے بری طرح نفوذ حاصل کر چکے ہیں۔ انڈونیشیا کے لئے عیسائیوں یا مغربی امپیریلزم کے خلاف ذراسی جنبش کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت حکومت جاوہ کے عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے اور مسلمانوں کے ارتداد کا کام اس تیزی سے ہو رہا ہے کہ کسی اور ملک میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ حالات اگر یہی رہے تو دس سال بعد "پنچ شیلا" اور "اقانیم ثلاثہ" کا دور دورہ ہوگا۔ مسلمانوں کو اس حد تک دبا دیا گیا ہے کہ ان کے بیے کسی بھی سانحہ کے خلاف آواز اٹھانا ممکن نہیں رہا۔ عیسائی پادریوں، چرچ اور مشنری تنظیموں کو کھلی چھٹی ہے۔

ملک کے دو ہزار جزائر کے تمام ہوائی اڈے چرچ آف انڈونیشیا کے ماتحت کر دیئے گئے ہیں ۷ ستمبر ۸۴ء کو سیکورٹی فورسز نے ایک مسجد منہدم کر دی۔ اکتوبر میں شدید مظاہرے ہوئے، تشدد میں سرکاری اطلاع کے مطابق ۳۵ افراد ہلاک اور ۵۳ زخمی ہوئے۔ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق مرنے والوں کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مسلمان رہنماؤں کے خلاف سازش کے مقدمات چلائے گئے۔ احمد سنوسی (عمر ۳۴ سال) کو جو سابق وزیر ہیں مغربی جکارتہ کی عدالت نے ۱۹ سال سزائے قید دی ہے۔ ان حالات میں خیال کیا جاتا ہے کہ اسلامی تحریک زیر زمین چلی جائے گی